بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

# ❖ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض اور زمانہ کو مصلح کی ضرورت

# ❖ مشرق وسطیٰ میں جنگی حالات کے پیش نظر مکرر خصوصی دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24؍نومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں بیشمار جگہ اپنے آنے کی غرض اور اس زمانے میں کسی مصلح کے آنے کی ضرورت کا بیان فرمایا ہے۔ یہ ثابت فرمایا ہے کہ آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنا عین وقت کی ضرورت تھا اور اللہ تعالیٰ کی سنت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اتمام حجت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملے سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باب کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سواے حق کے طالبو سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کے لئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی کیا ابھی تک تم پر یہ ثابت نہیں ہوا کہ گذشتہ صدی میں جو تیرھویں صدی تھی کیا کیا صدمات اسلام پر پہنچ گئے اور ضلالت کے پھیلنے سے کیا کیا ناقابل برداشت زخم ہمیں اٹھانے پڑے۔ کیا ابھی تک تم نے معلوم نہیں کیا کہ کن کن آفات نے اسلام کو گھیرا ہوا ہے۔ کیا اس وقت تم کو یہ خبر نہیں ملی کہ کس قدر لوگ اسلام سے نکل گئے کس قدر عیسائیوں میں جا ملے کس قدر دہریہ اور طبعیہ ہو گئے اور کس قدر شرک اور بدعت نے توحید اور سنت کی جگہ لے لی اور کس قدر اسلام کے ردّ کے لئے کتابیں لکھی گئیں اور دنیا میں شائع کی گئیں سو تم اب سوچ کر کہو کہ کیا اب ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی

طرف سے اس صدی پر کوئی ایسا شخص بھیجا جاتا جو بیرونی حملوں کا مقابلہ کرتا اگر ضرور تھا تو تم دانستہ الٰہی نعمت کو ردمت کرو اور اس شخص سے منحرف مت ہو جاؤ جس کا آنا اس صدی پر اس صدی کے مناسب حال ضروری تھا اور جس کی ابتدا سے نبی کریم نے خبر دی تھی۔

اسی طرح کسی آنے والے کی صداقت کو پرکھنے کا معیار بیان کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

کسی شخص کے سچا ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کی کھلی کھلی خبر کسی آسمانی کتاب میں موجود بھی ہے۔ اگر یہ شرط ضروری ہے تو کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہوگی۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانے کی ضرورت دیکھی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ مقرر کردہ وقت پر آیا ہے کہ نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمنوں نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب بھی دیا گیا یا نہیں۔

جب یہ تمام باتیں پوری ہو جائیں تو مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے ورنہ نہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ زمانہ اپنی زبانِ حال سے فریاد کر رہا ہے کہ اس وقت اسلامی تفرقہ کے دُور کرنے کے لیے اور بیرونی حملوں سے اسلام کو بچانے کے لیے اور دنیا میں گم گشتہ روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے۔ جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑوں کو پانی دیوے اور اس طرح پر بدی اور گناہ سے چھڑا کر نیکی اور راستبازی کی طرف رجوع دیوے۔ سو عین ضرورت کے وقت پر میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ مَیں خیال نہیں کر سکتا کہ بجز متعصب کے کوئی اس سے انکار کر سکے۔ اور دوسری شرط یعنی یہ دیکھنا کہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے کہ نہیں، یہ شرط بھی میرے آنے پر پوری ہو گئی۔ کیونکہ نبیوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ جب چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہو گا تب وہ مسیح موعود ظاہر ہو گا۔ سو قمری حساب کی رو سے چھٹا ہزار جو حضرت آدم کے وقت سے لیا جاتا ہے مدت ہوئی جو ختم ہو چکا ہے اور شمسی حساب کی رو سے چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہے۔ ماسوائے اس کے ہمارے نبی نے فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا جو دین کو تازہ کرے گا اور اب اس چودھویں صدی میں سے اکیس سال گزر چکے ہیں اور بائیسواں گزر رہا ہے۔ کیا یہ اس بات کا نشان نہیں کہ مجدد آ گیا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ غیر لوگ مانیں یا نہ مانیں، ہمارے مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن یہ تو خود بھی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام میں کسی مہدی اور مصلح کی ضرورت ہے جو اسلام کی کشتی کو سنبھالے۔

لیکن جو آنے والا ہے، جو پیش گوئیوں کے مطابق آیا، جو وقت کی ضرورت کے مطابق آیا، اس کو ماننے کو تیار نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف دعویٰ ہی پیش نہیں کیا بلکہ اس دعوے کے ساتھ بے شمار نشانات بھی ظاہر فرمائے ہیں۔ ایک جگہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آج سے تیئس برس پہلے براہین احمدیہ میں الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے کو مٹادیں اور ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر مَیں اس سلسلے کو بڑھاؤں گا اور کامل کروں گا اور وہ ایک فوج ہو جائے گی اور قیامت تک ان کا غلبہ رہے گا اور مَیں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک شہرت دوں گا اور جوق در جوق لوگ دُور سے آئیں گے اور ہر ایک طرف سے مالی مدد آئے گی اور مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ تیاری آسمان پر ہو رہی ہے۔

اب دیکھو! کس زمانے کی یہ پیش گوئی ہے جو آج پوری ہوئی جو آنکھوں والے ہیں ان کو دیکھ رہے ہیں مگر جو اندھے ہیں ان کے نزدیک ابھی تک کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بھی جماعت احمدیہ کی ترقی اور لوگوں کا لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہونا، قربانیوں میں بڑھنا آپ کی سچائی کا ثبوت ہے۔

آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں آپؑ کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ جہاں آپؑ کے پیغام کی وجہ سے سعید روحوں کو اسلام کی طرف توجہ پیدا نہ ہوئی ہو۔ بلکہ بعض جگہ ایسے واقعات ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے خود لوگوں کی راہ نمائی فرمائی اور وہ جماعت میں شامل ہوئے۔ مخالفین کی مخالفت کے باوجود افراد جماعت کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے مضبوط فرمایا اور فرماتا چلا جارہا ہے۔ آج بھی جو ہم یہ الٰہی تائیدات کے نظارے دیکھ رہے ہیں یہ ایک احمدی کے لیے مضبوطیٔ ایمان کا ذریعہ ہیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے دنیا بھر سے سعید فطرت لوگوں کے قبولِ حق اور ایمان و ایقان میں ترقی کے مختلف واقعات بیان فرمائے۔

حضور نے فرمایا: کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دل اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف پھیر رہا ہے۔ کہاں تو عیسائیت دنیا میں اپنے جھنڈے گاڑنے کی باتیں کرتی تھی اور کہاں اب عیسائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آرہے ہیں۔ یہ سب دیکھ کر بھی ان نام نہاد مذہب کے ٹھیکیداروں کی آنکھیں نہیں کھلتی تو پھر ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ کام کروارہا ہے اس نے تو انشاء اللہ تعالیٰ پھیلنا اور پھلنا اور پھولنا ہے کوئی نہیں جو اس خدائی کام کو روک سکے لیکن ہر احمدی کو اس بات کو بھی سمجھنا چاہئے کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے

کو مان لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم کا حقیقی نمونہ ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی عملی تصویر ہوں۔ اور جب یہ ہو گا تو تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

بعدہٗ حضورِ انور نے فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ فلسطینیوں کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس ظلم سے نجات دے جو ان پر ہو رہا ہے۔

کہتے ہیں کہ اب چند دن کے لئے جنگ بندی ہے تا کہ ضروریات زندگی کی مدد پہنچ سکے لیکن اس کے بعد پھر کیا ہو گا۔ مدد پہنچا کے پھر ماریں گے ان کو۔ اسرائیل کی حکومت کے ارادے تو خطرناک لگتے ہیں کیونکہ ان کی حکومت کے ایک خاص مشیر نے کل پرسوں یہ اعلان کیا ہے کہ اگر اس جنگ بندی کے بعد پھر فوری جنگ نہ شروع کی گئی تو میں حکومت سے نکل جاؤں گا۔ تو اس قسم کی تو ان کی سوچیں ہیں۔

بڑی طاقتیں باتیں تو کرتی ہیں ہمدردی کی بظاہر لیکن انصاف کرنا نہیں چاہتی اور اس معاملے میں سنجیدہ ہی نہیں ہیں۔ ان کو یہ علم نہیں، سمجھتے ہیں کہ وہیں تک محدود رہے گی لیکن جو عقلمند ہیں ان کے وہ کہنے بھی لگ گئے ہیں کہ یہ جنگ صرف ان علاقوں میں محدود نہیں رہے گی بلکہ باہر بھی پھیلے گی اور ان کے ملکوں تک بھی پہنچ جائے گی۔

مسلمان حکومتیں کچھ بولنا شروع ہوئی ہیں جس طرح سعودی بادشاہ نے بھی سنا ہے کہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک آواز ہونی چاہئے تو ایک آواز بنانا پڑے گی اس کے لئے ٹھوس کوشش کرنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اگر یہ احساس پیدا ہوا ہے تو اس احساس کو عملی جامہ پہنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ بہر حال دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔

خطبے کے آخری حصے میں حضورِ انور نے 5 مرحومین کا ذکرِ خیر کیا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ ان میں مکرم عبد السلام عارف صاحب مربی سلسلہ۔ مکرم محمد قاسم خان صاحب آف کینیڈا، سابق نائب ناظر بیت المال خرچ۔ مکرم عبد الکریم قدسی صاحب۔ آپ جماعت کے معروف شاعر تھے۔ میاں رفیق احمد گوندل صاحب اور مکرمہ نسیمہ لئیق صاحبہ آف امریکہ اہلیہ سید لئیق احمد صاحب شہید ماڈل ٹاؤن لاہور۔ شامل ہیں۔ حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ! اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔